تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۱ شمارہ ۰۲، ۲۰۲۳

An Analysis of Literary Organizations in Hazara

ہزارہ میں ادبی انجمنوں کا جائزہ

Muhammad Ejaz Haral
Research Associate, Ayyub Social Sciences and Languages Center, Faisalabad
Correspondence: ajazrashidharal@gmail.com

Copyright: © 2023 by the authors.

This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract
Hazara is a region in north Pakistan consisting of Abbottabad and Mansehra districts. It has a brief history of literary activities. Urdu is a prominent language of the Region, along with Hindko. Literary organizations have their history in the promotion of Literary activities. Hazara division has a lot of Literary organizations. These organizations played their role positively. Anjuman Islamia, Bazme Adab, Anjuman Tarraqi Urdu Hazara, Bazme Ahle Qalam, Anjuman Tarraqi Pasand Musanifeen, Bazme Ilmo fun are the prominent organizations of Hazara. Here, we will know the workings of almost all organizations.

Keywords:
Hazara, Literary Societies, Anjuman Islamia, Bazme Adab, Anjuman Tarraqi Urdu Hazara, Bazme Ahle Qalam, Anjuman Tarraqi Pasand Musanifeen, Bazme Ilmo Fun

بیسوی صدی سے پہلے ہندوستان میں شاعروں کی روایت تو موجود تھی لیکن باقاعدہ ادبی تنظیموں کے قیام کا نام نہیں تھا۔ صوبہ سرحد (پشاور) میں پہلے مشاعرے کا آغاز ۱۸۷۸ میں ہوا۔ دوسرا مشاعرہ ۱۸۹۰ اور تیسرا مشاعرہ ۱۹۰۲ میں ہوا۔ ۱۹۰۴ کے بعد ایبٹ آباد

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۱۰ شمارہ ۰۲، ۲۰۲۳

میں ادبی تنظیم "بزمِ ادب" کے نام سے معرضِ وجود میں آئی۔ ہزارہ میں جہاں دیگر ادبی انجمنوں کے کردار کو مستحسن قرار دیا جاتا ہے۔ وہاں گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد کی بزم ادب کو بھی فروغ میں پروفیسر صغیر احمد جان، پروفیسر افضل مرزا، پروفیسر صوفی عبدالرشید، پروفیسر زاہد صادق نمایاں ہی۔ بہت عرصہ بعد "سائیں احمد علی" کو ادبی تنظیم کے قیام کا خیال گزرا۔ اور انہوں نے پہلی بار "بزمِ سُخن" کے نام سے بنیاد ڈالی۔ ۱۸۸۲ میں ایبٹ آباد میں انجمن اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ اس باب میں ہزارہ کی ادبی انجمنوں کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔

انجمن اسلامیہ / انجمن ہزارہ:

شہزادہ بخارا کے علمی ذوق وشوق کے نتیجے میں ایبٹ آباد میں ایک علمی ادبی تنظیم انجمن اسلامیہ نے مذہبی، معاشرتی اور علمی و ادبی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ اس کے تحت "انجمن ہزارہ" کی بنیاد پڑی۔ اس انجمن کے بانیوں میں ہزارہ کی شخصیات شامل تھیں۔ ۱۹۰۶ میں انہی کی دعوت پر علامہ اقبال علامہ اقبال نے انجمن اسلامیہ کے اجلاس میں "قومی زندگی" کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا۔ میر ولی اللہ کے والد سلطان میر بھی انجمن سے وابستہ تھے۔(۱)

بزم ادب:

سلطان میر کی زندگی میں میر ولی اللہ کی علامہ اقبال سے راہ رسم بڑھنے لگی۔ انجمن اسلامیہ کی ایک تقریب میں علامہ اقبال نے اپنی ایک نظم سرگزشت آدم پڑھ کر سنائی۔ اسی زمانے میں ایبٹ آباد میں تنظیم سازی کا عمل شروع ہوگیا۔ جس کے نتیجے میں چند شعراء نے "بزم ادب" کے نام سے ایک ادبی تنظیم قائم کی۔ ان میں دیوان دھوتی رام اور امرت ساگر جیسے شعراء قابل ذکر ہیں۔(۲)

انجمن ترقی اردو ہزارہ:

۱۹۴۲ء مرزا شاہد کیانی نے "انجمن ترقی اردو" کی بنیاد رکھی۔ اس انجمن ترقی اردو کا قیام بابائے اردو مولوی عبدالحق کی خواہش پر عمل میں لایا گیا۔ مرزا شاہد کیانی کے علاوہ ڈاکٹر عبدالرشید اور سید بشیر حیدر کنول انجمن ترقی اردو کو منظم کرنے میں پیش پیش تھے۔ بشیر احمد سوز کا انجمن ترقی اردو کو منظم کرنے میں کلیدی کردار ہے۔(۳)

بزم اہل قلم:

"بزم اہل قلم" ۱۹۷۷ء میں پروفیسر ایوب صابر نے انجمن ترقی اردو کے چند اراکین پر مشتمل ایک نئی ادبی تنظیم قائم کی۔ حفیظ اثر اس کے صدر منتخب ہوئے جبکہ راقم کو نظامت کے فرائض سونپے گئے۔ اس بزم نے شاعروں، تنقیدی نشستوں، سفر ناموں نعتیہ مشاعروں کے علاوہ کتب کی تعارفی تقریب کو اپنے پروگرام میں شامل رکھا، اس ضمن میں کئی تقاریب منعقد ہوتی رہیں۔(۴)

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۱۰ شمارہ ۰۲، ۲۰۲۳

بزم ادب گورنمنٹ کالج:

۱۹۴۹ء میں گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں بزم ادب کا قیام عمل میں آیا۔ اس تقریب میں ہزارہ بھر کے شعراء و ادبا بھی ذوق و شوق سے شرکت کرنے لگے۔ اس کا مقصد کالج میں علم و ادب کو فروغ دینا تھا۔(۵)

انجمن ترقی پسند مصنفین:

۱۹۴۳ء میں ایبٹ آباد کے چند نوجوان لکھاریوں سے "انجمن ترقی پسند مصنفین" کی بنیاد ڈالی۔ لیکن پھل پھول نہ سکی۔ تاہم ترقی پسند مصنفین تحریک کے ایبٹ آباد میں عبدالکریم فاروقی نذیر احمد بھٹی، عبداللطیف قریشی جیسے ہزارہ کے ادب میں نئے رجحانات اور افکار لانے کی بھرپور سعی کی۔(۶)

آرٹ اینڈ لٹریچر سوسائٹی:

۱۹۵۱ء میں ایبٹ آباد کے نوجوان ادیبوں کے ذریعے "آرٹ اینڈ لٹریچر سوسائٹی" کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا خاکہ تیار کرنے والوں جسٹس سجاد احمد جان، ڈاکٹر شیر بہادر پنی، حبیب اللہ خان، انور شبنم دل، شوکت واسطی، عارف بٹالوی شامل ہیں۔(۷)

بزم علم وفن:

جسٹس سجاد احمد جان اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے اور عطا اللہ جان ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے اس کی سرپرستی کے فرائض نہایت دلچسپی سے ادا کیے۔ بزم ادب کے قیام کے بعد جلدی ۱۹۵۳ء میں ایک یادگار ادبی تقریب کا انعقاد کیا۔ ملک کی صف اول کی ادب شخصیات بزم کی دعوت پر اس کے جلسوں میں شریک ہوتی رہیں۔ جن مشاق احمد یوسفی، اشفاق احمد، بانو قدسیہ، احمد فراز اور کئی ایک نامور تخلیق کار شامل ہیں۔(۸)

بزم اقبال:

اس بزم کا قیام ۱۹۵۸ء قیام عمل میں آیا۔ صلاح الدین اجمیری کی ذاتی کوششوں سے بزم اقبال کا ڈھانچہ کھڑا ہے۔ اس بزم کی نظامت کے فرائض صلاح الدین اجمیری ادا کرتے رہے۔ "یوم اقبال" کے علاوہ کئی بزرگان اسلام کی یاد میں تقریبات منعقد ہوتیں رہتی ہیں۔(۹)

ادارہ علم وفن:

۱۹۶۸ء کے بعد ایبٹ آباد میں ادبی سرگرمیاں کم و بیش مفقود ہو کر رہ گئیں۔ سوائے "بزم اقبال" کی تقریب کا اہتمام ہوتا تھا۔

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد۱، شمارہ۰۲، ۲۰۲۳

حاکم علی حاکم، پروفیسر صوفی عبدالرشید، پروفیسر زاہد صادق، آصف ثاقب، "ادارہ علم و فن" کے بانی اور اراکین تھے۔ ایبٹ آباد کے چند شعرا نے "ادارہ علم و فن" کی بنیاد رکھی۔(۱۰)

اباسین آرٹس کونسل:

ہزارہ میں "اباسین آرٹس کونسل" کا قیام ۱۹۸۶ء میں ہوا۔ اس کونسل کے پہلے صدر کمشنر ہزارہ خالد منصور تھے۔ جبکہ جمیل عباس سیکرٹری منتخب ہوئے۔ کونسل کے ابتدا ہی سے ادبی مذہبی، قومی اور علاقائی موضوعات پر مبنی پروگرام پیش کرتی رہی ہے۔ اردو ادب اور ہندکو ادب کی ترویج و اشاعت میں "اباسین آرٹس کونسل" کی بے مثال کارکردگی ہزارہ کی ادبی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔(۱۱)

سرحد اردو اکیڈمی:

سرحد اردو اکیڈمی کی تشکیل کا ابتدائی خاکہ پروفیسر ڈاکٹر صابر کلوروی ۱۹۷۷ء میں "اباسین آرٹس کونسل" پشاور کے اجلاس میں پیش کیا۔ ۲۷ مارچ ۱۹۹۰ء کو مونالیزا ہوٹل میں ایک اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں اس اکیڈمی کے تنظیمی امور پر غور کیا گیا۔ "سرحد اردو اکیڈمی" اس کمیٹی کا پہلا اجلاس اپریل ۱۹۹۰ء کو پروفیسر ایوب کے گھر پر منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ رائے سے کا چیئرمین سید واجد رضوی کو وائس چیئرمین، پروفیسر طاہر فاروق کو ناظم عمومی منتخب کیا۔ سرحد اردو اکیڈمی اپنے محدود وسائل کے باوجود کام کر رہی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل کتب اب تک شائع کی گئیں۔(۱۲)

۱۔ اردو کی ابتدا کے بارے محققین کے نظریات	ایوب صابر
۲۔ آشنائیاں کیسی	علم زیب ظفر
۳۔ عظمت رفتہ	آل احمد رضوی
۴۔ مرزا محمود سرحدی	یونس شاہ
۵۔ تذکرہ شعرائے مانسہرہ	داؤد کوثر
۶۔ تاریخ تنولیاں	سید مراد علی
۷۔ بے باکیاں	نیاز سواتی
۸۔ ہزارہ گزیٹر	افتخار احمد

۹۔ عطائے رسول ﷺ محبوب الٰہیٰ عطا

ادبیات ہزارہ مرکز تحقیق و اشاعت:

اس علمی و ادبی مرکز کے قیام کا اولین مقصد ہزارہ کے معتبر ادبی شخصیات پر تحقیق کرنے والوں اور ہزارہ کے ادب کو فروغ دینے والوں کے لیے ایک مرکز قائم کرنا ہے جہاں ہزارہ کے ادیبوں اور شاعروں کی تصانیف کے ساتھ ساتھ ان قلمکاروں کی تخلیقات پر مشتمل فائلیں بنا کر رکھنا بھی ہے جو کسی وجہ سے اپنی نگارشات کو مطبوعہ شکل نہیں دے سکتے۔ محققین کو ہر ادنی و اعلیٰ قلم کار کے متعلق مواد ایک مرکز پر مل سکے۔(۱۳)

قلم کارواں حویلیاں (ہزارہ):

۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء بروز اتوار گولڈن جوبلی کے سلسلے میں زیب ریستوران حویلیاں میں ایک مشاعرہ کا انعقاد کیا۔ جس میں سعید ناز، سلطان سکون، طالب انصاری، شریف حسین شاہ، حویلیاں اور گردونواح کے نوجوان شعرانے بھی شرکت کی۔ اس تنظیم کے زیر اہتمام ۱۳ ستمبر ۱۹۹۸ء کو بروز اتوار انٹرنیشنل پبلک سکول اینڈ کالج حویلیاں میں دوسری تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ یوں ادب کے اس کارواں نے حویلیاں کی سرزمین سے اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا۔(۱۴)

نواں شہر میں ادب:

اس قصبہ کی ادبی پس منظر اور پیش منظر کے علاوہ نواں شہر کی ادبی انجمنوں کی روداد پیش کرتا ہے۔ "نواں شہر میں ادب" نے بڑی جلیل القدر شخصیات متعارف کروائیں جن میں سائیں غلام محی الدین قادری المعروف سائیں بابا غلام دین نے ادب کی شمع کو روشن کیے رکھا۔(۱۵)

بزمِ اردو (ہری پور):

۱۹۳۴ء میں قتیل شفائی نے سب سے پہلے ہری پور میں بزمِ اردو قائم کی۔ اس نے بزمِ ادب کے ابتدا میں بڑا کام کیا لیکن شاعروں سے آگے نہ بڑھ سکے۔(۱۶)

بزمِ ادب (مقامی):

۱۹۳۸ء میں "بزمِ ادب" کی تشکیل کی گئی قتیل شفائی بزمِ ادب کے سیکرٹری تھے اور سکول پرنسپل خواجہ محمد اشرف نے بزمِ

ادب کے سرپرست تھے۔ پہلے پانچ سال تک تو خوب جم کر کام کیا۔ پھر اسکی سرگرمیوں میں کمی آ گئی۔ یہاں تک کہ جمود کی فضا قائم ہو گئی۔(۱۷)

بزمِ اقبال:

۱۹۴۴ء میں چند شعراء نے "بزمِ اقبال" کی داغ بیل ڈالی۔ اس بزم نے سب سے پہلے شعرا میں تنقیدی شعور پیدا کیا۔ دو تین ہنگامہ جلسے منعقد کیے۔ جس میں ملک کے نامور شعرا اور ادیبوں نے شرکت کی۔ فیض احمد فیض نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔(۱۸)

انجمن ترقی اردو:

۱۹۵۶ء میں "انجمن ترقی اردو" کی بنیاد ڈالی گئی ایک عرصہ تک ادبی سرگرمیوں میں فعال رہی اور پھر خاموش ہو کر رہ گئی۔(۱۹)

حلقہ ادب:

۱۹۵۷ء میں صوفی عبدالرشید محبوب مدنی اور ہری پور کے نوجوان شعراء اور ادیبوں نے مل کر "حلقہ ادب" کے نام سے ادبی تنظیم قائم کی۔ امیر طاہر خیلی اس کے سرپرست ٹھہرے۔ ریاض ساغر جیسے شاعروں نے اس حلقہ ادب سے سخن آرائی کا آغاز کیا۔ مختلف ادبی موضوعات پر تنقیدی نشستیں اس بزم کا خاصا تھا۔(۲۰)

فروغ ادب:

۱۹۷۶ء میں اسماعیل ذبیح کی سرپرستی "فروغ ادب" قائم ہوئی۔ اس بزم کے اعزازی سرپرست جناب سید اکمل بختیاروی تھے۔ جبکہ صدر اور سیکرٹری بالترتیب فاروق عمر اور محمد سفیان صفی تھے۔ یہ بزم پانچ سات تک فعال رہی۔ اس بزم کے آخری سیکرٹری یونس مجاز منتخب اور فاروق اور افضل جمال بھی صدر اور سیکرٹری رہے۔(21)

کاروان ادب:

۱۹۸۴ء میں کاروان ادب تشکیل ہوئی۔ پروفیسر محمد سفیان صفی صدر، سعید سیکرٹری مقرر ہوئے۔(22)

ادارہ علم و فن:

اس انجمن کے صدر پروفیسر سفیان صفی منتخب ہوئے جبکہ سیکرٹری کے فرائض سعید اشعر انجام دینے لگے۔ اس بزم کے زیر اہتمام موسیقی کی محافل، مصوری کی نمائش اور ثقافتی پروگرام پیش کیے جاتے تھے۔ قتیل شفائی، الطاف پرویز، حفیظ اثر، قاضی میر عالم،

تحریر
مجلہ زبان و ادب
جلد ۱۰ شمارہ ۰۲، ۲۰۲۳

مولانا حیدر خان، صدیقی، غلام ربانی، اور عزیز الرحمن کی علمی ادبی خدمات اور دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔(23)

بزم لوح و قلم:

۱۹۷۰ء کے بعد ایبٹ آباد کے شعراء اور ادبا نے ایک بار سکوت توڑنے سعی کی۔ "بزم لوح و قلم" کی بنیاد رکھی۔ جشن اقبال کی تقریبات اس بزم کا خاصا ہیں۔ اس بزم نے ملک اور بیرون ملک کے کئی ایک دانشوروں اور اہل علم و فضل کو ہری پور مدعو کر کے مفید تقریبات کا آغاز کیا۔ جن میں پروفیسر یونس شاہ، ریاض ساغر، پروفیسر صوفی عبد الرشید، سلمان دانش وغیرہ شامل ہیں۔ یہ بزم بھی رفتہ رفتہ ضعف کا شکار ہوتی چلی گئی۔(24)

کاروان ادب:

۱۹۸۴ء میں "کاروان ادب" کی تشکیل ہوئی۔ پروفیسر محمد سفیان سفی صدر اور سعید سیکرٹری مقرر ہوئے۔ بعد ازاں ریاض ساغر اس کے صدر کے فرائض انجام دینے لگے۔ اس تنظیم نے تین سال تک نہایت عمدگی کے ساتھ ادبی کے فروغ اہم کردار ادا کیا۔ اب اس کا نام بدل کر لوح و قلم رکھ دیا گیا۔(25)

بزم آبشار ادب:

محمد افضل جمال نے "بزم آبشار ادب" کی بنیاد رکھی۔ آپ ہی اس کے صدر رہتے تھے۔ محمد افضل دکھی کے نام سے ادبی حلقوں میں جانے جاتے تھے۔ افضل دکھی کی ذاتی کاوشوں سے ایک ادبی مجلہ آبشار شائع ہوا۔ "بزم آبشار ادب" کے تحت کئی کتابیں شائع ہوئیں افضل دکھی نے گیت نگاری میں بھی طبع آزمائی کی۔ ملک کے نامور گلوکاروں نے گیت گائے۔(26)

شاخسار (کھلا ٹاون شپ):

ادبی تنظیم "شاخسار" ۲۰۰۰ میں معرض وجود میں آئی۔ اس کے بانیوں میں ارشاد خان اتمان زئی، جاوید اختر امن، خضر حیات ناشاد، لطیف خان شہباز، تصور ادا، سہیل، خالد لودھی شامل ہیں۔(27)

حلقہ فروغ ادب سرحد:

"حلقہ فروغ ادب" کا آغاز ۱۹۹۳ء میں ممتاز صفی کی تحریک پر عمل میں آیا۔ اس ادبی حلقہ کے قیام کے لیے جو حضرات محرک بنے ان میں پشاور سے طاہر حمید تنولی اور پروفیسر اقبال، کوہاٹ سے عبد الخالق امتیاز اور ہزارہ ڈویژن سے اخلاق احمد شامل تھے۔ ان حضرات کی کوششوں سے دسمبر ۱۹۹۴ء میں پشاور میں جناب اقبال احمد کی زیر صدارت صوبہ سرحد کے ادیبوں، صحافیوں اور شاعروں کا اجلاس

منعقد ہوا۔ جس میں "حلقہ فروغ تخلیقی ادب صحافت صوبہ سرحد" کا قیام میں لایا گیا۔ بعد میں اس نام کو "حلقہ فروغ ادب" کر دیا گیا۔(28)

"بزم علم وادب" مانسہرہ:

۱۹۷۰ء کے بعد پہلی بار مانسہرہ میں "بزم علم وادب" کا قیام عمل میں آیا۔ اس بزم کے صدر اختر بے خود منتخب ہوئے اور سیکرٹری کے لیے محبوب ایڈوکیٹ کا انتخاب کیا گیا۔ اس بزم نے علم وادب کے فروغ میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ شمیم سحر، محمد اقبال آتش، داود کوثر، نواز زاہد اور ماسٹر عبد الطیف جیسے شاعر اور سخن فہم اس بزم سے منسلک رہے۔(29)

مانسہرہ آرٹس کونسل:

جب مارشل لاء کی سختیوں میں ذرا کمی آنے لگی تو سلمان غنی نے مانسہرہ میں آرٹس کونسل کے قیام میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ سلمان غنی صاحب اس کونسل کے سرپرست منتخب ہوئے جبکہ مشہور قانون دان اور دانشور مفتی ادریس کونسل کے صدر چنے گئے۔ اختر بے خود اس کے نائب صدر منتخب ہوئے۔(30)

مانسہرہ ادبی اکیڈمی:

۱۹۸۱ء کے لگ بھگ "مانسہرہ ادبی اکیڈمی" کے نام سے ایک ادبی تنظیم معرض وجود میں آئی۔ اس اکیڈمی کے چیئرمین محمد اکبر خان ایڈوکیٹ منتخب ہوئے۔ جبکہ وائس چیئرمین کے لیے دو شخصیات کا انتخاب کیا گیا۔ اختر بے خود اور داود کوثر اس اکیڈمی کے سیکرٹری رحمان صدیقی اور آفس سیکرٹری غلام محمد فاروق چنے گئے۔(31)

دبستان ہزارہ:

۱۹۹۱ء میں کرنل فضل اکبر کمال اور ان کے ساتھیوں نے مانسہرہ میں "دبستان ہزارہ" کی بنیاد رکھی۔ اس تنظیم کے پروفیسر ارشاد شاکر اعوان کی خدمت بحیثیت سیکرٹری حاصل کی گئیں۔ اس تنظیم کے اغراض ومقاصد میں اور ادب کو فروغ دینا تھا۔(32)

ادارہ علم وفن (بفہ):

بفہ کے ادیبوں نے ۱۹۶۱ء میں "ادارہ علم وفن" کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ مقامی سطح پر اس تنظیم کے اراکین اور شعراء کی مجالس کا نعقاد اکثر بیشتر ہوتا رہا۔ ڈاکٹر ارشاد شاکر اس تنظیم کے بانی جبکہ سیکرٹری کے فرائض غلام رسول کو سونپے گئے۔(33)

ادارہ علم و ادب (بفہ):

"ادارہ علم و ادب" کا قیام ۱۹۸۵ء میں بفہ میں عمل میں لایا گیا۔ شہزادہ گستاسپ خان جو ان دنوں ایم پی اے تھے کی سرپرستی میں یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ جنرل سیکرٹری کے لیے علی اکبر خان ایڈوکیٹ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اس کے زیر اہتمام کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔(34)

انجمن اصلاح و خدمت:

اس انجمن کا قیام ۱۹۷۲ء میں تنظیم قائم ہوئی۔ اس تنظیم کی بنیادی مقاصد یہ تھے کہ گاؤں گاؤں جا کر معاشرتی اصلاح اور سماجی خدمات سرانجام دی جائیں اور ادبی مشاعروں کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔(35)

حلقہ یاراں:

پروفیسر سرفراز عارف کئی سالوں تک اس تنظیم کے صدر رہے ہیں۔ نثار محمد شاعر اس تنظیم سے وابستہ رہے ہیں۔ محمد حنیف، امان اللہ امان کے شعری مجموعوں کو ادبی حلقوں میں خوب پذیرائی ملی۔ تاج الدین تاج اس تنظیم کی وابستگی کی وجہ سے اعلیٰ پائے کے شاعر بن گئے۔(36)

انجمن علم و ادب لوئر پکھل خواجگان:

۱۹۸۴ء میں بزرگ ادیب اور شاعر اسلم ناز خواجگانی کی زیر صدارت "انجمن علم و ادب" خواجگان کی بنیاد رکھی گئی آپ کو ہی اس کا صدر چنا گیا۔ نائب صدر ماسٹر محمد زرین، نائب صدر دوم عالم زیب خان، جنرل سیکرٹری سجاد اختر گل۔ ماسٹر سعید الرحمنٰ، سیکرٹری نشر و اشاعت، منظور احمد خزانچی، محمد نواز خان ایڈیشنل سیکرٹری، ماسٹر خلیل الرحمنٰ رابطہ سیکرٹری اور گل خان غمگین آفس سیکرٹری منتخب ہوئے۔(37)

بزم گلشن ادب مانسہرہ:

"بزم گلشن ادب مانسہرہ" ۱۹۸۴ء کے اوائل میں مانسہرہ میں قائم ہوئی۔ جس کے پہلے صدر فاروق الہیٰ نائب منتخب ہوئے۔ اس انجمن نے ادب کی فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ تسنیم عارف نائب صدر اور جنرل سیکرٹری نیاز احمد منتخب ہوئے۔ فیض احمد فیض کی برسی کے سلسلے میں اس بزم کی تقریب مانسہرہ میں ہونے والی تقریب یادگار مانی جاتی ہے۔(38)

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد۱۰شمارہ۰۲، ۲۰۲۳

ابا سین لٹریری سوسائٹی شنکیاری مانسہرہ:

اس تنظیم کا قیام ۲۰۰۷ء میں عمل میں لایا گیا۔ اس کی نشست ہر دوسرے سے اتوار کو ہوتی ہے۔ سرپرست فضل اکبر کمال، صدر رستم نامی، نائب صدر آصف کمال، جنرل سیکرٹری تاج الدین، جائنٹ سیکرٹری خرم شاہ شامل ہیں۔(39)

حوالہ جات

۱۔ بشیر احمد سوز:"ہزارہ میں اردو زبان وادب کی تاریخ" مرکز تحقیق واشاعت، ایبٹ آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۳۵۰

۲۔ ایضاً، ص ۳۵۰

۳۔ ایضاً، ص ۳۵۱

۴۔ ایضاً، ص ۳۵۱

۵۔ ایضاً، ص ۳۵۲

۶۔ ایضاً، ص ۳۵۴

۷۔ ایضاً، ص ۳۵۴

۸۔ ایضاً، ص ۳۵۴

۹۔ ایضاً، ص ۳۵۵

۱۰۔ ایضاً، ص ۳۵۶

۱۱۔ ایضاً، ص ۳۵۶

۱۲۔ ایضاً، ص ۳۵۷

۱۳۔ ایضاً، ص ۳۵۹

۱۴۔ ایضاً، ص ۳۶۰

۱۵۔ ایضاً، ص ۳۶۲

۱۶۔ ایضاً،ص ۳۶۶

۱۷۔ ایضاً،ص ۳۶۶

۱۸۔ ایضاً،ص ۳۶۷

۱۹۔ ایضاً،ص ۳۶۷

۲۰۔ ایضاً،ص ۳۶۸

۲۱۔ ایضاً،ص ۳۶۸

۲۲۔ ایضاً،ص ۳۶۹

۲۳۔ ایضاً،ص ۳۶۹

۲۴۔ ایضاً،ص ۳۷۰

۲۵۔ ایضاً،ص ۳۷۰

۲۶۔ ایضاً،ص ۳۷۲

۲۷۔ ایضاً،ص ۳۷۲

۲۸۔ ایضاً،ص ۳۷۲

۲۹۔ ایضاً،ص ۳۷۳

۳۰۔ ایضاً،ص ۳۷۳

۳۱۔ ایضاً،ص ۳۷۳

۳۲۔ ایضاً،ص ۳۷۴

۳۳۔ ایضاً،ص ۳۷۴

۳۴۔ ایضاً،ص ۳۷۵

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد۱۰شمارہ۰۲،۲۰۲۳

۳۵۔ ایضاً، ص ۳۷۶

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ ایضاً، ص ۳۷۷

۳۸۔ ایضاً، ص۳۷۸

۳۹۔ ایضاً،۳۷۹